Majallah-yi Talim o Tahqiq
مجلہ تعلیم و تحقیق
Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem, Sector H-15, Islamabad, Pakistan
مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان
ISSN (P): 2618-1355, ISSN (Online): 2618-1363
Issue 2,Vol ,8 , April–June ,2026
شمارہ ۲، جلد ۸، اپریل—جون، ۲۰۲٦

کھیل میں قمار کی معاصر صورتوں کا شرعی جائزہ

ناصر سیماب[1]

بابر مجید[2]

ABSTRACT

Our society is currently engulfed in numerous social evils that are corroding it from within like termites. Among these evils, gambling (Qimar) stands out as one of the most destructive forces — its addiction has already ruined countless lives and continues to do so. In the realms of commerce and sports, gambling has emerged as a significant problem, impacting not only economic structures but also social and moral fabrics of society. This makes it imperative to analyze this issue from an Islamic jurisprudential (Shar'i) perspective to protect society from these harms.

While Islam has clearly declared gambling unlawful (*haram*), the complexities and evolving forms of the modern era have rendered this subject increasingly intricate. In today's world, online gaming, sports betting, and various forms of financial market speculation are rapidly proliferating. The growing popularity of these activities has raised the critical question of whether they conform to Islamic injunctions or not.

This study presents a detailed examination of various contemporary forms of gambling, including online gambling conducted via the internet; sports betting, which involves wagering on the outcomes of sporting events; and financial gambling, encompassing stock market trading and other speculative investment methods. Each of these activities is analyzed in the light of Islamic law (*Shariah*), with the objective of determining their respective religious rulings (*Ahkam*). The study endeavors to reach informed conclusions regarding the Shar'i status of these modern-day practices and their implications for individuals and society at large.

Keywords: Gambling, Qimar, Islamic Jurisprudence, Online Gambling, Sports Betting, Financial Speculation, Shariah Compliance, Social Ethics

[1] ناصر سیماب: ایم فل اسکالر لیکچرار کیپس کالج و اکیڈمی G-15 اسلام آباد
[2] متخصص مرکز تعلیم و تحقیق اسلام آباد

ہمارا معاشرہ اس وقت بہت سے برائیوں سے گھرا ہوا ہے۔ اور اس معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہیں ان برائیوں میں سے ایک ''جُوا'' بھی ہے، جس کی لت کی وجہ سے کئی لوگ اس کے جال میں پھنس کر برباد ہو چکے ہیں اور ہو رہیں ہے۔ تجارت اور کھیل کی دنیا میں قمار ایک اہم مسئلہ بن چکی ہیں، جو کہ نہ صرف اقتصادی بلکہ سماجی اور اخلاقی پہلوؤں پر بھی اثرانداز ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اس مسئلے کا شرعی نقطہ نظر سے تجزیہ کیا جائے اور معاشرے کو ان برائیوں سے بچایا جاسکے۔ اسلام میں قمار کو ناجائز قرار دیا گیا ہے، مگر جدید دور کی پیچیدگیاں اور مختلف اشکال نے اس موضوع کو مزید گھمبیر بنا دیا ہے۔ آج کے دور میں، آن لائن گیمنگ، اسپورٹس بیٹنگ، اور مختلف مالیاتی مارکیٹوں میں قمار کی صورتیں تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ ان سرگرمیوں کی مقبولیت نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ آیا یہ سرگرمیاں اسلامی احکامات کے مطابق ہیں یا نہیں۔

اس مطالعے میں قمار کی مختلف اقسام کی تفصیل پیش کی گئی ہے، جیسے کہ آن لائن قمار، انٹرنیٹ کے ذریعے ہونے والی جوا بازی، اسپورٹس بیٹنگ، کھیلوں کے نتائج پر داؤ لگانا، مالیاتی قمار، اسٹاک مارکیٹ اور دیگر سرمایہ کاری کے طریقے، شریعت کی روشنی میں ان سرگرمیوں کا تجزیہ کیا گیا ہے، اور اس نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ان سرگرمیوں کے شرعی احکامات کیا ہیں۔

کھیل کی تعریف

کھیل ایک جسمانی یا ذہنی سرگرمی ہے جسے تفریح، مشغولیت، صحت، اور مسابقت کے مقصد کے لیے کھیلا جاتا ہے۔ مختلف زبانوں میں کھیل کیلئے مختلف الفاظ استعمال ہوتے ہیں اور ہر زبان کے ماہرین نے ان کی مختلف لغوی اور اصطلاحی تعریفات بیان کی ہے۔ عربی زبان میں کھیل کے لیے لعب لفظ کا استعمال کیا جاتا ہے اسی طرح انگریزی میں کھیل کے لیے تین الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے (Sports, Games, Playing) اور اردو میں کھیل کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

لعب کا لغوی و اصطلاحی مفہوم۔

لغوی تعریف

عربی زبان میں کھیل کے لیے لعب کا لفظ زیادہ مستعمل اور مشہور ہے لعب کا مادہ ہے ل۔ع۔ب لعب لفظ سے بہت سے الفاظ مشتق ہوتے ہیں یہاں پر مشہور الفاظ کا ذکر کیا جارہا ہے۔

ا۔ اللعبۃ نوع من اللعب (کھیل کی کوئی بھی قسم) یعنی کھیل کی اقسام ۲۔ اللعبۃ نوبۃ اللعب (کھیل کی باری) ۳۔ اللعب جرم یلعب (کھیل کا سامان)[3]۔

اسی طرح کھیلنے والے کو لاعب اور میدان کو ملعب کہتے ہیں۔

۲۔ فیروز اللغات میں کھیل کے مختلف معانی کئے گئے ہیں تماشا، کرتب، دل بہلاوا، مشغلہ، شغل[4]۔

مفردات القرآن میں امام اصفہانیؒ لکھتے ہیں اصل الکلمۃ اللعاب، وھو البزاق السائل، [5]یعنی لعب اصل میں لعاب سے ہیں اور لعاب کا مطلب ہے بہنے والا لعاب اور آگے لکھتے ہیں ولعب فلان اذا کان فعله غیرقاصد به مقصدا صحیحا (ہر وہ کام جو بغیر کسی مقصد کے انجام دیا جائے اس کو لعب کہتے ہیں)۔[6]

---

[3] محمدبن مکرم بن منظور، ''**لعب**''، **لسان العرب** (بیروت، ۱۴۱۴ھ)، ۱/۷۴۱۔

[4] الحاج مولوی فیروزالدین، **فیروزاللغات اردو**، (فیروز سنسز لمیٹڈ) ص ۱۰۶۷

[5] ابو القاسم حسن بن محمد المعروف علامه راغب اصفہانی (متوفی ۵۰۲ھ–۱۱۰۸ء)، **المفردات فی غریب القرآن**، (اسلامی اکادمی لاہور)، ۱/۷۴۱۔

[6] **ایضاً**

اصطلاحی تعریف

لعب کی اصطلاحی تعریفات بہت زیادہ کی گئی ہیں جس میں سے کچھ ذیل میں ذکر کی جارہی ہیں۔

(لَعِبٌ وَلَهَو) قيل اللعب ما رغب في الدنيا ۔[7]

ا۔امام نسفیؒ فرماتے ہیں واللعب ترک ماینفع بمالاینفع [8]۔اس چیز کا چھوڑنا ہے جو فائدہ نہیں دیتی یعنی بغیر کسی مقصد کہ کھیل کھیلنا جس میں کوئی فائدہ نہیں ہو جو بے فائدہ ہو اس کا چھوڑنا ضروری ہے۔

۲۔واللعب عمل أو قول في خفة وسرعة وطيش ليست له غاية مفيدة بل غايته إراحة البال وتقصير الوقت واستجلاب العقول في حالة ضعفها كعقل الصغير وعقل المتعب، وأكثره أعمال الصبيان [9].

لعب کہتے ہیں وہ عمل یا تقریر جو ہلکا پھلکا ہو، اور جلد بازی اور لاپرواہی میں کیا جائے جس کا کوئی فائدہ مقصد نہ ہو۔ بلکہ اس کا مقصد دماغ کو آرام دینا، وقت گزارنا اور دماغ کو کمزور حالت میں متحرک (نشاط) کرنا، جیسے ایک نوجوان کا دماغ ہوتا ہے (یادہ دماغ جو تھکا ہوا ہوتا ہے اس میں نشاط لانا)۔ یہ کام زیادہ تر بچوں کا ہے۔

آگے فرماتے ہیں لذلک فھو مشتق من اللعاب، وھو ریق الصبي السائل لعب مشتق ہے اللعاب سے اور لعاب کا مطلب ہے بچے کہ منہ سے لعاب بہنا۔[10]

۳۔اللعب مایشغل النفس عما تنتفع بہ کھیل وہ ہے جو نفس کو اپنے مقصد سے ہٹاتا ہے۔[11]

قمار کی تعریف

قمار عربی زبان کا لفظ ہے، عربی میں اس کا دوسرا نام ''میسر'' ہے، اسے اُردو میں ''جوا'' اور انگریزی میں ''Gambling'' کہتے ہیں۔ قمار کا لفظ ''قمر'' سے بنا ہے۔ قمر کے معنی چاند کے ہیں۔ جس طرح چاند بڑھتا اور کم ہوتا رہتا ہے، اسی طرح قمار (جوئے) میں انسان کا مال بھی کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا رہتا ہے، اس لیے اس معاملہ کو عربی میں ''قمار'' کہتے ہیں۔[12]

قمار کی حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ معاملہ جس میں کسی غیر یقینی واقعے کی بنیاد پر کوئی رقم اس طرح داؤ پر لگائی گئی ہو کہ یا تو رقم لگانے والا اپنی لگائی ہوئی رقم سے ہاتھ دھو بیٹھے یا اسے اتنی ہی یا اس سے زیادہ رقم کسی معاوضہ کے بغیر مل جائے۔

قمار کی لغوی واصطلاحی مفہوم

قمار کی لغوی تعریف

عربی زبان میں جوا کو قمار کہتے ہے اور قرآن مجید میں اس کے لئے میسر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ قمار کا مادہ "ق-م-ر" ہے۔ عربی زبان میں "قمار" کا مطلب ہے جوا یا ایسی شرط لگانا جس میں جیت یا ہار کا انحصار قسمت پر ہو۔

قِمار، مُقامَرة سے ہے بمعنی جُوا۔ قامرؒ جوئے باز کو کہتے ہے۔[13]

---

[7] سیماب، **الیکٹرانک گیمز سے متعلق شرعی احکامات کا تجزیاتی مطالعہ**، ص:۳۷۔

[8] ۔أبو البركات عبد الله بن أحمد بن محمود حافظ الدين النسفي، **تفسير النسفي**. (بيروت: دار الكلم الطيب، ۱۹۹۸ء)،ص۵۰۰ج۱

[9] محمد الطاهر بن عاشور التونسي **التحرير والتنوير المعروف بتفسير ابن عاشور**. (بيروت لبنان: مكتبة المدينة الرقمية، ۲۰۰۰ء)،ص۲۸ج۶

[10] ایضا

[11] صديق حسن خان(م۱۸۹۰)، **فتح البيان في مقاصد القرآن**،(دوسرا اڈیشن:مطبعه العاصمه قاہره ۱۹۶۵ ء)،ج ۴/ص۱۲۹۔

[12] مفتی شاد محمد شاد، **مالی معاملات اصولی مباحث اورجدید تحقیقات**،(مکتبه عثمانیه۔أكاديميه الحسان پشاور)ج۲ص۵۵۷۔

[13] وحيد الزمان قاسمي كيرانوي ،**القاموس الجديد**،(إدارة إسلاميات: ۱۹۹۰)ص :۵۸۹ ۔

القمار (مص) كل لعب يُشترط فيه أن يأخذ الغالب من المغلوب شيئًا سواء كان بالورق او غيره .[14]

کوئی بھی کھیل جس میں جیتنے والے کو ہارنے والے سے کچھ لینے کی ضرورت ہوتی ہے، چاہے وہ تاش کے ساتھ ہو یا کوئی دوسری صورت میں۔

قَامَرَہ مُقَامَرَۃً قِمَارًا کسی کے ساتھ جوا کھیلنا۔[15]

فیروز اللغات میں ہے کہ قمار ایک ایسا کھیل یا عمل ہے جس میں لوگ پیسے یا مال کو داؤ پر لگاتے ہیں اور جیت یا ہار کا دار و مدار قسمت یا اتفاق پر ہوتا ہے۔

قمار کی اصطلاحی تعریف

مختلف اسلامی کتابوں اور تفاسیر میں قمار کی اصطلاحی تعریف اور اس کے احکام پر تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے۔ یہاں چند اہم کتابوں میں قمار کے حوالے سے موجود تعریفات اور احکام درج کیے گئے ہیں

تفسیر ابن کثیر میں ہے

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ [المائدة 90] ، فقوله يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ أَمَّا الْخَمْرُ، فَكَمَا قَالَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عنه إِنَّهُ كُلُّ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ، كَمَا سَيَأْتِي بَيَانُهُ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ، وَكَذَا الْمَيْسِرُ وَهُوَ الْقِمَارُ۔[16]

یعنی، ہر وہ چیز جو انسان کی عقل کو دھندلا دے یا اس کی سمجھ بوجھ میں رکاوٹ ڈالے، جیسے شراب، وہ حرام ہے، اور جوئے کا بھی یہی حکم ہے۔

مشہور ماہر معاشیات علامہ شرباصی نے اپنی کتاب "**المعجم الاقتصادا لاسلامی**" میں قمار کی تعریف حسب ذیل نقل کی ہے

القمار هو أن يأخذ من صاحبه شيأ فشيئا فى اللعب، والقمار فى لعب زماننا كل لعب يشترط فيه غالبا من المتغالبين شئ من المغلوب۔[17]

قمار اس چیز کا نام ہے کہ کسی کھیل کے دوران کسی سے کوئی چیز تھوڑی تھوڑی کر کے لی جائے۔ اور ہمارے زمانے کے کھیل میں قمار یہ ہے کہ ہر ایسا کھیل کہ جس میں غالب ہونے والا مغلوب سے کسی چیز کے لینے کی شرط قرار دے۔

قرآن میں قمار کا مفہوم

قرآن مجید میں قمار کے لئے میسر کا لفظ استعمال ہوا ہے جو مجموعی طور پر 3 مرتبہ آیا ہے، اور یہ تینوں مرتبہ سورۃ البقرہ اور سورۃ المائدہ میں ذکر ہوا ہے۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ۗ ۔[18]

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ بھی ہے، اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں، اور ان دونوں کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔[19]

---

[14] لوئيس معلوف ،**المنجد في اللغة والأعلام** (المطبعة الكاثوليكية بيروت)ص: ٦٥٣ ۔

[15] مجمع اللغة العربية بالقاهرة ،**المعجم الوسيط**(مكتبة الشروق الدولية ٢٠١١)، ص:٩١٥۔

[16] أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: ٧٧٤هـ)، **تفسير القرآن العظيم (ابن كثير)**، (دار طيبة للنشر والتوزيع،)١/٥٧٩،

[17] احمد الشربا صی،(متوفی)**المعجم الاقتصاد الاسلامی،**(بیروت:دارالجیل(١٩٨١)، ص: ٣٧٠،

[18] البقره٢/٢١٩۔

[19] سوره المائده٥/٩٠۔

اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوئے کے تیر، یہ سب ناپاک شیطانی کام ہے لہذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۔[20]

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض کے بیج ڈال دے۔

حدیث میں قمار کا مفہوم

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مَن قالَ لصاحِبِہِ تعالَ أُقامِرْکَ، فلیتصدَّقْ۔[21]

جو کوئی اپنے ساتھی سے کہے آؤ میں تم سے جوا کھیلوں، اسے چاہیے کہ صدقہ دے۔

نبی اکرم ﷺ نے جائز کھیلوں کی وضاحت کی، مثلاً تیر اندازی، گھڑ سواری، اور تیراکی۔ آپ نے ان کھیلوں کو پسند فرمایا اور ان پر انعام کی اجازت دی، لیکن انعام کے لیے شرط لگانا اور غیر یقینی عوامل پر مبنی کھیلوں کو منع کیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ۔[22] کسی قسم کی انعامی شرط جائز نہیں، سوائے اونٹوں کی دوڑ، گھوڑوں کی دوڑ، یا تیر اندازی میں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيَّ، أَوْ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔[23] بے شک اللہ نے شراب، جوا، اور ڈھول کو حرام قرار دیا ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

کھیل میں قمار کی معاصر صورتیں

میچ کے نتائج پر شرط لگانا

میچ کے نتائج پر شرط لگانا ایک ایسا عمل ہے جس میں لوگ کسی کھیل (کرکٹ، فٹبال، ہاکی یا دیگر مقابلوں) کے نتیجے پر رقم یا دیگر قیمتی اشیاء کی شرط لگاتے ہیں یہ شرط میچ یا ٹورنامنٹ کے حتمی نتیجے پر لگائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر کونسی ٹیم یہ ٹورنامنٹ جیتے گی، دو ٹیموں میں سے کون سی ٹیم میچ جیتے گی اور کون سی ٹیم میچ ہارے گی، یا یہ میچ بغیر نتیجہ کے ختم (ڈرا) ہوگا۔

پرفارمنس بیٹنگ

پرفارمنس بیٹنگ جوئے کی ایک قسم ہے جس میں کسی کھلاڑی کی انفرادی کارکردگی کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔ یہ طریقہ خاص طور پر کرکٹ، فٹبال، باسکٹ بال اور دیگر کھیلوں میں عام ہے۔ اس میں شرط اس بات پر لگائی جاتی ہے کہ کوئی کھلاڑی کتنے رنز بنائے گا، کوئی بولر کتنی وکٹیں لے گا، یا کوئی کھلاڑی کتنے گول کرے گا۔ یہ بیٹنگ مکمل طور پر کھلاڑی کی ذاتی کارکردگی پر منحصر ہوتی ہے، ٹیم کے جیتنے یا ہارنے پر نہیں۔

اوور over/انڈر under بیٹنگ

اس قسم میں بکیز ایک مقررہ عدد (نمبر) دیتے ہیں، اور شرط لگانے والے کو یہ پیش گوئی کرنی ہوتی ہے کہ میچ کے دوران مجموعی اسکور، وکٹیں، گول یا کسی اور اعداد و شمار کی کل تعداد بکی کی مقرر کردہ حد سے زیادہ ہوگی یا کم۔ اس قسم کی شرط میں کھیل کے مجموعی اعداد و شمار پر داؤ لگایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اس میچ میں کل رنز 300 سے زیادہ ہوں گے یا کم؟ اس میچ میں کل گول تین سے زیادہ ہوں گے یا کم؟

---

[20] المائده ۹۱/۵ ۔

[21] محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري(المتوفى : ۲۵۶ھ) ، **صحيح البخاري**، سوره والنجم (دار ابن كثير ، اليمامة –بيروت)، ج۴ ح۱۸۴۱

[22] محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي (المتوفى: ۲۷۹ھ) ، **الجامع الكبير - سنن الترمذي**، باب ماجاء في الرهان والسبق، الناشر: دار الغرب الإسلامي – بيروت(۱۹۹۸ م)

[23] أحمد بن حنبل أبو عبدالله الشيباني (المتوفى : ۲۴۱ھ) ، **مسند الإمام أحمد بن حنبل**،كتاب الاشربه، (مؤسسة قرطبة – القاهرة،)ج۱ ص۲۷۴ ۔

لائیو بیٹنگ

لائیو بیٹنگ وہ عمل ہے جس میں لوگ میچ کے دوران شرطیں لگاتے ہیں۔اس میں میچ کے مختلف لمحات، گیند، اوور یا گول پر شرطیں لگائی جاتی ہیں،اور امکانات مسلسل بدلتے رہتے ہیں۔لائیو بیٹنگ کو بیٹنگ ایپس، بکیز اور آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔
مثلاً کرکٹ میں اگلی گیند پر چوکا لگے گا یا نہیں، اس پر شرط لگانا۔فٹ بال میں اگلے پانچ منٹ میں گول ہوگا یا نہیں، اس پر داؤ لگانا۔
لائیو بیٹنگ کا بنیادی تصور یہ ہے کہ میچ کے دوران بدلتے ہوئے حالات کے مطابق شرطیں لگائی جائیں، اور یہ شرطیں کھیل کے دوران کسی بھی وقت بدلی جاسکتی ہیں۔

پوائنٹ اسپریڈ بیٹنگ

پوائنٹ اسپریڈ بیٹنگ بیٹنگ کی ایک قسم ہے جس میں شرط صرف اس بات پر نہیں لگائی جاتی کہ کون سی ٹیم جیتے گی، بلکہ اس بات پر بھی لگائی جاتی ہے کہ جیت کتنے پوائنٹس کے فرق سے ہوگی۔اس میں فیورٹ ٹیم[24] کو منفی پوائنٹس اور انڈر ڈاگ ٹیم[25] کو مثبت پوائنٹس دیے جاتے ہیں۔پوائنٹ اسپریڈ ایک مخصوص پوائنٹس کا فرق ہوتا ہے جو بیٹنگ ایجنسی یا اسپورٹس بک کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ دونوں ٹیموں کے درمیان بیٹنگ کا توازن برقرار رکھا جاسکے۔اس کا مقصد فیورٹ اور انڈر ڈاگ ٹیم کے درمیان فرق کو کم کرنا ہوتا ہے تاکہ دونوں ٹیموں پر شرط لگانے والوں کو برابر مواقع مل سکیں۔یعنی پوائنٹ اسپریڈ بیٹنگ میں، شرط لگانے والے کو یہ پیش گوئی کرنی ہوتی ہے کہ کون سی ٹیم جیتے گی اور کتنے پوائنٹس کے فرق سے جیتے گی۔فیورٹ ٹیم کو منفی پوائنٹ اسپریڈ دیا جاتا ہے، جبکہ انڈر ڈاگ ٹیم کو مثبت پوائنٹ اسپریڈ دیا جاتا ہے۔اس قسم کی بیٹنگ میں دونوں ٹیموں پر شرط لگانے والوں کے لیے مساوی مواقع فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

سٹے بازار

سٹے بازار ایک غیر قانونی مالیاتی یا جوا کھیلنے کا نظام ہے، جہاں میچوں کے دوران میدان کے اندر یا باہر شرطیں لگائی جاتی ہیں۔اس میں عام طور پر بکیز شامل ہوتے ہیں، جو کھلاڑیوں، ٹیم کے عملے یا ریفریوں کو رشوت دینے کی کوشش کرتے ہیں۔یہ نظام مقامی اور عالمی سطح پر کام کرتا ہے۔

---

24. **فیورٹ ٹیم**: یہ وہ ٹیم ہوتی ہے جس کے میچ جیتنے کی زیادہ توقع ہوتی ہے۔فیورٹ ٹیم کو منفی پوائنٹ اسپریڈ دیا جاتا ہے، یعنی اس ٹیم کو جیتنے کے لیے کم از کم پوائنٹ اسپریڈ سے زیادہ کے فرق سے جیتنا ضروری ہوتا ہے۔

25. **انڈر ڈاگ ٹیم**: یہ وہ ٹیم ہوتی ہے جس کے میچ ہارنے کی زیادہ توقع ہوتی ہے۔انڈر ڈاگ ٹیم کو مثبت پوائنٹ اسپریڈ دیا جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس ٹیم کو یا تو جیتنا ہوگا یا مقررہ اسپریڈ کے اندر رہ کر ہارنا ہوگا۔مثال: فرض کریں کہ ایک میچ میں پوائنٹ اسپریڈ کچھ اس طرح دیا گیا ہے: فیورٹ ٹیم: -۷ (منفی ۷ پوائنٹس)، انڈر ڈاگ ٹیم: +۷ (مثبت ۷ پوائنٹس)۔اگر کوئی شرط فیورٹ ٹیم پر لگائی گئی ہے، تو فیورٹ ٹیم کو کم از کم ۸ پوائنٹس کے فرق سے جیتنا ہوگا تاکہ شرط جیتی جاسکے۔اگر فیورٹ ٹیم ۷ یا اس سے کم پوائنٹس کے فرق سے جیتتی ہے یا میچ ہار جاتی ہے، تو شرط ہار جائے گی۔

(حوالہ: https://ur.opentran.net/dictionary/%D8%A7%D9%86%DA%88%D8%B1+%DA%88%D8%A7%DA%AF.html)

اگر شرط انڈر ڈاگ ٹیم پر لگائی گئی ہے، تو انڈر ڈاگ ٹیم کو یا تو جیتنا ہوگا یا زیادہ سے زیادہ ۷ پوائنٹس کے فرق سے ہارنا ہوگا۔اگر انڈر ڈاگ ٹیم ۷ پوائنٹس سے زیادہ کے فرق سے ہارتی ہے، تو شرط ہار جائے گی۔

ٹورنامنٹ کی شرطیں

کھیلوں کے ٹورنامنٹس میں شرطیں لگانے کا طریقہ عام طور پر سٹے بازی کے اصولوں پر مبنی ہوتا ہے۔ یہ شرطیں سٹے باز، بکی، یا آن لائن بیٹنگ پلیٹ فارمز کے ذریعے لگائی جاتی ہیں۔ لوگ مختلف ٹیموں، کھلاڑیوں، اور میچوں کے نتائج پر شرطیں لگاتے ہیں، جیسے کون سی ٹیم میچ جیتے گی، کون سی ٹیم ٹورنامنٹ جیتے گی، یا کون سا کھلاڑی مین آف دی میچ ہوگا۔

انٹری فیس(Entry Fee)

انٹری فیس سے مراد وہ رقم یا فیس ہے جو کسی شخص کو کسی سرگرمی، تقریب، مقابلے، یا جگہ میں داخل ہونے یا حصہ لینے کے لیے ادا کرنی پڑتی ہے۔ اس کا مقصد منتظمین کے اخراجات کو پورا کرنا یا شرکاء کو کسی مخصوص خدمت یا سہولت کی فراہمی ہوتا ہے۔ انٹری فیس کسی تقریب، مقابلے، کھیل یا تعلیمی سرگرمی میں داخلے کی اجازت حاصل کرنا ہوتا ہے۔

مختلف آن لائن گیمنگ پلیٹ فارمز(Online Gaming and Betting)

آن لائن گیمنگ پلیٹ فارمز سے مراد وہ ویب سائٹس یا ایپلیکیشنز ہیں جہاں صارفین انٹرنیٹ کے ذریعے مختلف کھیل کھیل سکتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارمز عموماً ویڈیو گیمز، بلیئرز، کارڈ گیمز، اور دیگر تفریحی سرگرمیاں پیش کرتے ہیں، جن میں افراد دنیا بھر سے ایک دوسرے کے ساتھ کھیل سکتے ہیں۔ ان گیمنگ پلیٹ فارمز میں عام طور پر لائیو گیمز، ورچوئل دنیا، اور سوشل فیچرز بھی شامل ہوتے ہیں، جن میں کھلاڑی ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کر سکتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارمز کئی بار پیسہ کمانے کے مواقع بھی فراہم کرتے ہیں، جن میں مختلف قسم کی گیمنگ سروسز، پے ٹو پلے آپشنز، یا جوا شامل ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر[26] **"PokerStars"** ایک مشہور آن لائن گیمنگ پلیٹ فارم ہے جہاں لوگ پوکر، بلیئرز، اور دوسرے کارڈ گیمز کھیل سکتے ہیں۔ اس میں کھلاڑی نہ صرف تفریح کے لیے کھیلتے ہیں بلکہ جوا کھیلنے کے ذریعے پیسہ کمانے اور انعامات جیتنے کا موقع بھی ملتا ہے

مذکورہ صورتوں کی شرعی حیثیت

مندرجہ بالا جو صورتیں بیان کی گئی ہے اس میں اہم پہلو یہ ہے کہ ایک چیز کے نتائج پر شرط لگانا تو کیا اسلام میں شرط لگانا جائز ہے یا نہیں ذیل میں شرط سے متعلق شریعت کی روشنی میں تفصیل سے وضاحت کی جائے گی ۔

مذکورہ صورتوں میں پہلی خرابی شرط کا موجود ہونا۔

شرط کی لغوی واصطلاحی تعریف

شرط کے **لغوی** معنی ہیں بیع وغیرہ میں کسی چیز کا پابند بنانا اور پابند بننا۔ اس کی جمع شروط اور شرائط آتی ہے۔ القاموس المحیط میں ہے إلزامُ الشيءِ، والتزامُهُ في البيعِ ونحوِه۔[27]

شرط کی **اصطلاحی تعریف** ما يتوقف عليه وجود الشيء، ويكون خارجًا عن ماهيته، ولا يكون مؤثرًا في وجوده۔[28]

حرام شرط (جوا) وہ شرطیں جو جوئے کی تعریف میں آتی ہیں، وہ شریعت میں قطعی طور پر حرام ہیں۔ جیسے کونسی ٹیم یہ ٹورنامنٹ جیتے گی، دو ٹیموں میں سے کون سی ٹیم میچ جیتے گی اور کون سی ٹیم میچ ہارے گی، یا یہ میچ بغیر نتیجہ کی ختم (ڈرا) ہوگا۔

---

[26] pokerstars.com, "WELCOME TO POKERSTARS" Access: 01/04/2025 https://eur.pokerstars.com/?&no_redirect=1

[27] مجد الدين محمد بن يعقوب الفيروزآبادي، **القاموس المحيط**، (بيروت: دار الجيل، د.ت)، ج ١، ص ٦٢٠۔

[28] علي بن محمد بن علي الزين الجرجاني، الشريف،(٨١٦ھ) **كتاب التعريفات**۔(الشَّرط)۔(بيروت -لبنان- دار الكتب العلمية، ١٩٨٣)،ص،١٢٥

جوا کی تعریف قمار ایک سے زائد فریقوں کے درمیان ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں ہر فریق نے کسی غیر یقینی واقعے کی بنیاد پر اپنا کوئی مال (یا تو فوری ادائیگی کرکے یا ادائیگی کا وعدہ کرکے) اس طرح داؤ پر لگایا ہو کہ وہ مال یا تو بلا معاوضہ دُوسرے فریق کے پاس چلا جائے گا یا دُوسرے فریق کا مال پہلے فریق کے پاس بلا معاوضہ آجائے گا۔ اب اگر کوئی ایسی شرط ہو جو اس تعریف کے تحت آتی ہوں تو وہ جوا شمار ہوگی اور جوا اسلام میں حرام ہے۔

جائز شرط

اسلام میں کچھ شرطیں جائز بھی ہیں، بشرطیکہ وہ شریعت کے اصولوں کے مطابق ہوں۔ جائز شرط کی شرائط یہ ہیں کہ شرط میں دھوکہ یا فریب نہ ہو، دونوں فریقوں میں سے کسی کا غیر منصفانہ نقصان نہ ہو، مالی نقصان یا خطرے کے بغیر ہو۔ جیسے دو افراد کا کسی مقابلے (دوڑ، تیراکی، تیر اندازی) میں اپنی قابلیت آزمانا، بشرطیکہ جیتنے والے کو کسی تیسرے فریق (جیسے حکومت یا کسی ادارے) کی طرف سے انعام ملے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایالا سبق إلا في خف أو حافر.29

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اونٹوں اور گھوڑوں کے آگے بڑھنے کے مقابلوں کے سوا اور کہیں شرط لگانا درست نہیں ہے۔

اس کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ یہ کام جنگی تیاری کا حصہ تھے، اس لیے ان میں شرط جائز رکھی گئی تاکہ لوگ مہارت حاصل کریں۔

المحیط البرہانی میں ہے

وإن شرطوا الجعل من أحد الجانبين، وصورته أن يقول أحدهما لصاحبه إن سبقتني أعطيك كذا، وإن سبقتك فلا شيء لي عليك، فهذا جائز استحسانا۔[30] اور اگر دونوں نے انعام کی شرط صرف ایک طرف سے رکھی ہو——اور اس کی صورت یہ ہے کہ ان دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے: "اگر تم مجھ سے آگے بڑھ گئے تو میں تمہیں اتنی چیز دوں گا، اور اگر میں تم سے آگے بڑھ گیا تو مجھ پر تمہارا کچھ بھی لازم نہیں ہوگا"——تو یہ (معاملہ) استحساناً جائز ہے۔

ثالث کی طرف سے جانبین کو انعام دینا

اگر دو لوگ یا زیادہ شرکاء ایک مقابلے میں شریک ہیں اور ایک تیسرا اس میں جیتنے والے کو انعام دیتا ہے تو انعام جائز ہوگا۔

ردالمختار میں ہے

لو قالا من ظهر معه الصواب منا فله على صاحبه كذا فلا يصح، لأنه شرط من الجانبين وهو قمار إلا إذا أدخلا محللا بينهما۔[31] ترجمہ اگر دونوں یہ کہیں کہ جس کے ساتھ صحیح بات ہوگی، وہ اپنے ساتھی سے اتنی رقم لے گا، تو یہ شرط درست نہیں ہوگی، کیونکہ یہ دونوں طرف سے شرط رکھی جا رہی ہے، جو کہ قمار (جوئے) کے مترادف ہے، سوائے اس صورت میں کہ دونوں کے درمیان کوئی شخص ثالث داخل کیا جائے۔[32]

---

29 : محمد ناصر الدين الألباني (المتوفى: ١٤٢٠هـ)، **صحيح وضعيف سنن النسائي**(المكتب الإسلامي، بيروت: ١٤٠١١ هـ - ١٩٩٠ م)ج:٨، ص:١٦١

30 أبو المعالي برهان الدين محمود بن أحمد بن عبد العزيز بن عمر بن مَازَةَ البخاري الحنفي(٥٥١ - ٦١٦ هـ = ١١٥٦ - ١٢١٩ م)، **المحيط البرهاني في الفقه النعماني فقه الإمام أبي حنيفة** ،(كتاب الكراهية،ط:دار الكتب العلمية بيروت:١٤٢٤هـ-٢٠م)،ج:٥،ص:٣٢٣۔

31 ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي ، **رد المحتار على الدر المختار** ، كتاب الحظر والإباحة،فصل في البيع، (دار الفكر-بيروت، ١٣٨٦ هـ = ١٩٦٦ م) ،ج:٦،ص:٤٠٤۔

32 اس عبارت میں فقہ کے ایک اصول کی وضاحت کی جارہی ہے جو کہ شرطوں کے جواز سے متعلق ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے: اگر دو افراد کسی بات یا معاملہ پر متفق ہوں اور یہ طے کریں کہ جو شخص صحیح رائے اختیار کرے گا یا جو جیتے گا وہ اپنے ساتھی سے ایک مخصوص رقم لے گا، تو یہ شرط جائز نہیں سمجھی جائے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ

درجہ بالادلائل سے معلوم ہوتاہے کہ اگرشرط دوآدمیوں کے درمیان ہوتو وہ ناجائزہےاوراگرتیسراشخص یاکوئی تیسری پارٹی شرط یاانعام لگائےتو پھرجائزہے۔

دوسری خرابی غیریقینی واقعے پرشرط لگانا

مندرجہ بالاصورتوں میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اس میں غیریقینی واقعہ کے اوپرپیسے داؤپےلگائیں جاتے ہیں جوکہ اسلام میں جائزنہیں ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ [33]

ترجمہ اے ایمان والو! شراب،جواء،بتوں کے آستانےاور پانسے یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں،لہٰذاان سے بچوتاکہ تمہیں فلاح پحاصل ہو۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایاعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (من حلف فقال في حلفه واللات والعزى فليقل لااله الااللہ ومن قال لصاحبه تعال أقامرك فليتصدق [34].

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاجو شخص لات اور عزیٰ(بتوں)کی قسم کھائے،تواسے چاہیے کہ فوراًلاالٰہ الااللہ کہے،اورجو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آؤ،میں تم سے جواکھیلوں،تواسے صدقہ کرناچاہیے۔

ابن عابدینؒ فرماتے ہیں

القمار من القمر الذي يزداد تارة وينقص أخرى، وسمي القمار قمارا لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه وهو حرام بالنص۔[35]

ترجمہ قمار کالفظ قمرسے آیاہے،جوچاند کی طرح بڑھتااور گھٹتاہے۔قمار کو قمار اس لیے کہاگیاکیونکہ جواریوں میں سے ہرایک کامال دوسرے کے قبضے میں چلاجاتاہے،اوروہ دوسرے کے مال سے فائدہ اٹھانے کاخواہش مند ہوتاہے۔شریعت کے نصوص کے مطابق جواحرام ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں

وكان الميسر والربا شائعين في العرب، وكان قد حدث بسببهما مناقشات عظيمة لا انتهاء لها ومحاربات، وكان قليلهما يدعوا إلى كثيرهما، فلم يكن أصوب ولا أحق من أن يراعى حكم القبح والفساد موفرا، فينهى عنهما بالكلية[36]۔

دونوں طرف سے شرط لگاناہے،جوکہ قمار (جوئے)کے مترادف ہوجاتاہے۔یعنی یہاں دونوں فریق ایک دوسرے پرجیتنے یاہارنے کی بنیادپرمالی فائدہ اٹھانے کی شرط لگارہے ہیں جوکہ فقہ میں قمار(جوا)سمجھاجاتاہےاوراس کی ممانعت ہے۔

تاہم،اس صورت میں یہ شرط جائزہوسکتی ہےاگردونوں فریقوں کے درمیان کوئی "حلال "ثالث(مثلاًایک غیر جانبدار شخص جوفیصلہ کرے)ہو۔اس صورت میں وہ فیصلہ کرے گااور یہ مالی شرط جائزہوجائے گی،کیونکہ اس میں جوئے کی نوعیت نہیں رہے گی۔

[33] المائدہ۵/ ۹۰۔

[34] محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري(١٣ شوال ١٩٤ هـ - ١ شوال ٢٥٦ هـ) ،**صحيح البخاري**، سوره والنجم (دار ابن كثير ، اليمامة – بيروت: ١٤٢٢ھ)،ج۴ح۱۸۴۱۔

[35]ابن عابدين محمد علاء الدين أفندى (١٨٣٦ء)، **حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة** ،كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج:٦، ص:٤٠٣۔

[36]شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ،**حجة الله البالغه**۔البيوع المنهي عنها،(بيروت :دارالجيل ، ١٤٢٦ هـ-٢٠٠٥)ج٢ص١٦٥۔

ترجمہ عربوں میں جوا اور سود عام تھا، جس کی وجہ سے بڑے بڑے اور نہ ختم ہونے والے جھگڑے اور تنازعات پیدا ہوتے تھے۔ معمولی باتوں پر شدید اختلافات ہو جاتے تھے۔اس لیے ان برائیوں کو ختم کرنا نہایت ضروری تھا۔اس سے بڑھ کر کوئی اور چیز زیادہ مناسب یا قابل قبول نہ تھی کہ ان بداعمالیوں کو روکا جائے، فساد کو کم کیا جائے اور ان برائیوں پر مکمل طور پر پابندی عائد کی جائے۔

تجزیہ

کھیل میں وہ تمام شرطیں جو جانبین کی طرف یا اس کھیل کی اوپر تماشیئوں کی طرف سے کسی کھلاڑی کی کارگردگی پر پیسہ لگانا مثلاً فلاں کھلاڑی اتنے رنز بنائے گا، فلاں کھلاڑی اتنی وکٹیں لے گا، فلاں کھلاڑی اتنے گول کرے گا وغیرہ جائز نہیں کیونکہ یہ ایک غیر یقینی عمل ہے یہ ساری شرائط جوے کے زمرے میں آتی ہیں اور یہ تمام شرطیں حرام ہیں، اور اس میں مال کے ضیاع اور نقصان کا خطرہ ہوتا ہے کیونکہ دو یا زیادہ فریقوں کا کسی بھی غیر یقینی چیز پر مال یا دولت کو داؤ پر لگانا، اس شرط پر کہ جیتنے والا سب کچھ لے جائے گا اور ہارنے والا اپنا سب کچھ کھو دے گا یہ جوا ہے اور جوا شریعت میں قطعی طور پر حرام ہے۔اس وقت یہ انعامی رقم لینا جائز ہو گا جو اس کھیل کا حصہ نہ ہو اور ایک تیسری پارٹی کی طرف سے انعام دیا جا رہا ہو تو اس کا لینا جائز ہے اس کے علاوہ بعض ایسی شرطیں بھی ہیں جو جائز ہیں جیسے دوڑ، تیراکی، تیر اندازی اور کھیلوں میں بھی بعض صورتیں ایسی بھی ہیں جو جائز ہے کیونکہ ان میں شرط کا مقصد مہارت پیدا کرنا اور تیاری ہے، نہ کہ جوئے کے ذریعے مال کمانا، اسلئے وہ جائز ہے۔

وضاحت

انٹری فیس جائز ہوتی ہے جب اس کے بدلے جائز سروس یا سہولت فراہم کی جائے، جیسے تعلیمی پروگرام یا کھیل میں حصہ لینا، یا جب یہ فیس منتظمین کے جائز اخراجات جیسے کرایہ اور انتظامات کو پورا کرنے کے لیے ہو، تو پھر یہ جائز ہے۔

جائز کھیل کے لیے کھیل کی جگہ کا کرایہ کا لینا اور جیتنے والوں کے لیے انعام وغیرہ کا اہتمام کرنا جائز ہے، لہذا صورتِ مسئولہ میں جائز کھیل کے ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے والی ٹیموں سے انٹری فیس لینا جائز ہے، البتہ ناجائز کھیل کے لیے لینا درست نہیں۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے **وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ۔** [37]

اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو اور اللہ سے ڈرا کرو بلاشبہ اللہ سخت سزا دینے والے ہیں۔ [38]

میچ فکسنگ

میچ فکسنگ سے مراد کسی کھیل خاص طور پر کرکٹ فٹبال یا دیگر مقابلوں کے نتیجے کو جان بوجھ کر تبدیل کرنے یا پہلے سے طے کرنے کا عمل ہے جہاں کھلاڑی ٹیم یا انتظامیہ رشوت کے عوض جان بوجھ کر میچ ہارنے یا غیر متوقع فیصلے کرنے کی سازش کرتی ہے۔اس میں میچ کا پورا نتیجہ پہلے سے طے کر لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی مخصوص ٹیم کو ہارنے یا جیتنے پر مجبور کیا جائے۔اسی طرح میچ میں کسی ایک ٹیم کو جان بوجھ کر خراب کھیل پیش کرنے کے لیے کہا جاتا ہے تاکہ مخالف ٹیم جیت سکے۔

مذکورہ صورت کی شرعی حیثیت

مندرجہ بالا صورت میں اہم پہلو یہ ہے کہ اسلام میں کسی معاملہ کے نتائج کو اپنے حق میں کرنے کیلئے رشوت دینا کیسا ہے، ذیل میں اس کی تفصیل بیان کی جائے گی۔

رشوت رشوت لینے اور دینے والے پر حضورِ اکرم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے، اسلئے رشوت لینا اور دینا دونوں ناجائز ہیں۔

---

[37] المائدہ ۵/۲۔

[38] حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، **بیان القرآن**، (مکتبہ رحمانیہ)، ج:۱، ص۴۴۵۔

’عن أبي سلمة، عن عبد الله بن عمرو، قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي[39] ۔
ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

البتہ بعض صورتیں ایسی ہیں جس میں اگر رشوت دے دی جائی تو بھی جائز ہے، کیونکہ شریعت اس کی اجازت دیتی ہے۔ اگر کوئی جائز کام تمام قانونی تقاضوں کو پورا کرنے اور حق ثابت ہونے کے باوجود صرف رشوت نہ دینے کی وجہ سے نہ ہو رہا ہو تو ایسی صورت میں حقدار شخص کو چاہیے اولاً وہ اپنی پوری کوشش کرے کہ رشوت دیے بغیر کسی طرح حکام بالا کے علم میں لا کر یا متعلقہ ادارے میں کوئی واقفیت نکال کر کسی طرح اس کا کام ہو جائے اور جب تک کام نہ ہو اس وقت تک صبر کرے اور **صلاۃ الحاجۃ** پڑھ کر اللہ تعالی سے مسلہ حل ہونے کی دعا مانگتا رہے لیکن اگر شدید ضرورت ہو اور کوئی دوسرا متبادل راستہ نہ ہو تو اپنی جائز ثابت شدہ حق کے حصول کے لیے مجبوراً رشوت دینے کی صورت میں دینے والا گناہ گار نہ ہو گا۔ البتہ رشوت لینے والے شخص کے حق میں رشوت کی وہ رقم ناجائز ہی رہے گی اور اس رشوت لینے کا سخت گناہ ملے گا۔ اپنا جائز اور ثابت حق اگر رشوت دیے بغیر حاصل کرنا کسی صورت ممکن نہ ہو تو مجبوراً رشوت دے کر اپنے حق کی وصولی کی صورت میں امید ہے کہ رشوت دینے والا گناہ سے بچ جائے گا اور رشوت لینے والا سخت گناہ گار ہے۔
نیز یہ واضح رہے کہ جو حق ابھی تک ثابت نہ ہو رشوت دے کر اسے حاصل کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔[40]
الثاني إذا دفع الرشوة إلى القاضي ليقضي له، حرم من الجانبين سواءً كان القضاء بحق أو بغير حق، ومنها إذا دفع الرشوة خوفاً على نفسه أو ماله فهو حرام على الآخذ غير حرام على الدافع[41]

ترجمہ دوسرا اگر کوئی شخص جج کو اپنے حق میں فیصلہ کرنے کے لیے رشوت دیتا ہے تو یہ دونوں کے لیے حرام ہے، چاہے فیصلہ درست ہو یا غلط۔ تاہم، اگر کوئی شخص اپنی جان یا مال کے تحفظ کے لیے رشوت دیتا ہے تو اس صورت میں لینے والے (جج) کے لیے یہ حرام ہے، لیکن دینے والے کے لیے حرام نہیں۔

ابن عابدین لکھتے ہیں

دفع المال للسلطان الجائر لدفع الظلم عن نفسه وماله ولاستخراج حق له ليس برشوة يعني في حق الدافع [42]
ترجمہ کسی ظالم حکمران کو اپنے حق کے حصول اور اس کے ظلم و ناانصافی کو روکنے کے لیے اسے رقم دینا، دینے والے کے لیے رشوت کے زمرے میں نہیں آتی۔

تجزیہ

بعض صورتیں ایسی ہیں جس میں رشوت اگر اپنا حق حاصل کرنے کیلئے ہو تو جائز ہے جیسے اوپر دلائل میں ذکر کیا گیا ہے۔ نیز یہ واضح رہے کہ جو حق ابھی تک ثابت نہ ہو رشوت دے کر اسے حاصل کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ لیکن رشوت کے عوض دوسرے کا حق اپنے لئے ثابت کرنا شرعاً

[39] سليمان بن اشعث السجستانى(متوفى: ٨٨٩ء)، **ابوداؤد**۔كتاب الأقضية، باب في كراهية الرشوة(المكتبة العصرى بيروت ١٨٨٤)، ج٣ص ٣٠٠۔

[40] دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر : ١٤٤٠١٠٢٠٠١٥٨، رسائی :٢٠٢٥/١/٦

[41] زين الدين بن إبراهيم بن محمد، المعروف بابن نجيم المصري(م:١٥٦٢)، **البحر الرائق**، (دار الكتاب الإسلامي بيروت ١٩٥٥)ج٦ص٢٨٥۔

[42] ابن عابد محمد علاء الدين أفندى(م:١٥٦٢ء) ، **حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة** ، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، (دار الفكر للطباعة والنشر ،بيروت ١٨٧٠)، ج٦ص٤٢٣۔

جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔اسلئے کھیلوں میں (فٹ بال، کرکٹ ہو یا دوسرا گیم) میچ فکسنگ کی وہ تمام صورتیں جس میں دوسرے کا حق اپنا کرنے کیلئے رشوت دینا پڑتی ہو (یعنی دوسرے ٹیم کے کسی کھلاڑی کو یا ٹیم انتظامیہ کو رشوت دے کر یہ کہے کہ اپ ہار جائیں یا کار کردگی نہ کرے تاکہ ہم جیت جائیں یا اپ جان بوجھ کر ہار جائیں) ناجائز ہے۔اس کے علاوہ ہر وہ معاملہ جس میں اس طرح کی صورت بنتی ہو وہ ناجائز اور حرام ہوگا۔

قمار کے معاشرے پر اثرات

اس فصل میں پہلے اسلام سے قبل جوئے کی کثرت پر مختصر روشنی ڈالی جائے گی، پھر اس کے بعد قمار (جوئے) کے ہمارے معاشرے پر دینی، معاشی اور سماجی نقصانات اور اثرات پر بات کی جائے گی۔

اسلام کی آمد سے پہلے معاشرے میں جوا کی کثرت

اسلام سے قبل عرب میں جوے، سود اور قتل وغارت گری کا بہت رواج تھا۔ان چیزوں کو برا یا عیب سمجھا نہیں جاتا تھا، بلکہ لوگ ان پر فخر کرتے تھے اور اپنے اشعار اور محفلوں میں ان باتوں کا ذکر کر کے اپنی بہادری کا اظہار کرتے تھے۔اگر کوئی شخص ان برے کاموں سے بچنے کی کوشش کرتا تو اسے بخل یا بزدلی کے طعنے دیے جاتے۔جوے کا اتنا رواج تھا کہ لوگ اپنے اہل وعیال تک کو جوے کے داؤپر لگادیتے تھے۔[43]

جیسا کہ محیط برھانی میں ہے

قال ابن عباس إن المخاطرة قمار وإن أهل الجاهلية كانوا يخاطرون على المال والزوجة وقد كان ذلك مباحا إلى أن ورد تحريمه وقد خاطر أبوبكر الصديق المشركين حين نزلت (الم غلبت الروم) وقال له النبى صلى الله عليه وسلم زد فى الخطر وأبعد فى الأجل ثم حظر ذلك ونسخ بتحريم القمار ولاخلاف فى حظره۔44

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غیر یقینی کیفیت پر مال کو داؤپر لگانا قمار ہے،اہل جاہلیت اپنے مال اور اور اپنی بیوی اور اولاد پر بھی قمار کھیلتے تھے۔حضرت ابو بکرؓ نے مشرکین کے ساتھ شرط لگائی کہ جب سورۃ روم نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال کی مقدار بڑھادو اور مدت بھی بڑھادو، پھر اس جوا کو بعد میں حرام کر دیا گیا اب اس کی حرمت پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغۃ میں اہل عرب میں جوا اور سود کی کثرت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں.

وَكَانَ الميسر والربا شائعين فِي الْعَرَب، وَكَانَ قد حدث بسببهما مناقشات عَظِيمَة لَا انْتِهَاء لَهَا ومحاربات، وَكَانَ قليلهما يدعوا إِلَى كثيرهما، فَلم يكن أصوب وَلَا أَحَق من أَن يُرَاعى حكم الْقبْح وَالْفساد موفرا، فينهى عَنْهُمَا بِالْكُلِّيَّةِ.45

جوا اور سود اہل عرب میں بہت زیادہ رائج تھے، جن کے نتیجے میں ان کے درمیان ہمیشہ جھگڑے اور نہ ختم ہونے والی جنگوں کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ جوا اور سود کی تھوڑی سی مقدار بھی ہمیشہ مزید زیادہ کو طلب کرتی ہے۔سب سے بہتر یہ ہے کہ ان دونوں کے نقصان اور فساد کو مد نظر رکھتے ہوئے ان سے مکمل اجتناب کیا جائے.

قمار کے دینی نقصانات واثرات

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شراب اور جوئے کو ایک ساتھ ذکر کر کے یہ بتایا ہے کہ ان دونوں کے نقصانات ایک جیسے ہیں۔جوا کے ذریعے انسان اللہ تعالی کی نافرمانی کر کے اپنے رب کریم کو ناراض کرتا ہے جو ایک مسلمان کے واسطے قابل افسوس ہے۔قمار اللہ کے ذکر، نماز، قرآن کی تلاوت اور

---

43 فضل الرحمن انڈہڑ، **جوا اور اس کے انسان کی معاشی اور معاشرتی زندگی پر پڑنے والے اثرات اور اسلامی تعلیمات کا مطالعہ**، AL-AʿJĀZ, Research Journal of Islamic Studies and Humanities، ۲۰۱۷۔

44 برہان الدین ابوالمعالی محمود بن صدالشریعة(م۶۱۶ء)، **المحیط البرھانی**،باب(ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراچی،۱۴۱۲)ص:۱۵ج:۸۔

45 محدث شاہ ولی اللہ، دہلوی(م) "**حجة الله البالغة**،باب (دارالجیل بیروت ،)ص: ۱۶۵ جلد:۲ ۔

دیگر عبادات سے غافل کرنے کا سبب بنتا ہے۔ جو شخص جوا کھیلنے میں مشغول ہو جاتا ہے، اس کی صرف اپنی ذاتی خواہشات اور فائدے کی فکر ہوتی ہے، اور دنیا کی ہی پریشانیوں میں گرار ہتا ہے۔ وہ اپنے گھر والوں سے غافل اور دوسروں کی حالت سے بے پرواہ ہو جاتا ہے، اور بالآخر اپنے رب کو بھی بھول جاتا ہے۔ جوا کھیلنے والے میں اچھے اخلاق، جیسے سخاوت، ایثار اور محبت کی کمی آجاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ سخت دل، دھوکے باز، بد کردار اور زبان دراز ہو جاتا ہے۔ اس کے دل میں بغض، عداوت اور کینہ بڑھ جاتا ہے، اور ان بری صفات کے بغیر وہ جوا کھیلنے میں کامیاب بھی نہیں ہو سکتا۔[46]

قمار کے ذریعے دوسرے کے مال پر ناجائز قبضہ ہوتا ہے جبکہ شریعت کے اندر دوسرے انسان کا مال لینے کا یہ طریقہ سراسر ناجائز ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی آیت مبارکہ ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ.47

اے ایمان والو اپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے نہ کھاو، الا یہ کہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے وجود میں ائی ہو (تو وہ جائز ہے)۔

اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا يحل مال امرء إلا بطيب نفس منه48

کسی انسان کا مال اس کی رضامندی کے بغیر لینا جائز نہیں ہے۔

اس کے علاوہ قمار میں انسانیت کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ قمار کے اندر دوسرے انسان کا مال دھوکہ دے کر حاصل کر لیا جاتا ہے، اور دھوکہ کے سبب ایک انسان دوسرے پر غلبہ حاصل کرتا ہے۔ اسلام میں دھوکہ دینا اور دھوکہ لینا دونوں ہی منع ہیں۔ جیسا کہ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ہم (مسلمانوں) کو دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔[49]

مولانا عبدالماجد دریاآبادیؒ جوا کی قباحت اپنی کتاب تفسیر ماجدی میں درج ذیل الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں

کیا قمار بازی کی تباہ کاریاں کم ہیں؟ مونٹے کارلو، جو کہ فرنگستان کا سب سے بڑا قمار خانہ ہے، وہاں ہر سال کتنی بے شمار دولت ضائع ہو رہی ہوتی ہے! اور دیوالی اور جشن کی راتوں میں بھارت میں کیا کچھ نہیں ہوتا؟ پھر جوئے کی جدید شکلیں جیسے بیمہ کمپنیوں کے جوئے، گھریلو جوئے، لاٹری (چھٹیوں) اور سٹے وغیرہ کو کس طرح شمار کیا جائے؟ جہاں تک قمار بازی کا تعلق ہے، تو اس باب میں یورپ نے قانون اسلام سے انحراف کر کے اپنے ہاتھوں جوا حلال کر لیا ہے، یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ خودکشی اور خودکشی کی کوششوں کے کتنے واقعات صرف شراب نوشی اور قمار بازی کے نتیجے میں ہوئے ہیں! پھر مالی مشکلات کا اندازہ اس سے لگائیں کہ پہلی عالمی جنگ سے قبل صرف انگلستان میں ہر سال کم از کم دس کروڑ پونڈ جواریوں کے ہاتھوں چلے جاتے تھے، جو اپنے مالکان سے نکل کر ان کے ہاتھوں پہنچتے تھے۔[50]

جوا باہمی لڑائی اور جھگڑے کا سبب بنتا ہے

جوا کی وجہ سے لڑائیاں اور جھگڑے معمول بن جاتے ہیں۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو شخص جوا ہار جاتا ہے، وہ جیتنے والے شخص کو اچھے انداز سے نہیں دیکھتا اور اس کے دل میں دشمنی اور نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھار معمولی باتوں پر دو افراد میں جھگڑا شروع ہو جاتا ہے، اور پھر یہ جھگڑا دونوں کے

---

[46] فضل الرحمن انڈہڑ، جوا اور اس کے انسان کی معاشی اور معاشرتی زندگی پر پڑنے والے اثرات اور اسلامی تعلیمات کا مطالعہ، AL-AʿJĀZ, Research Journal of Islamic Studies and Humanities، ۲۰۱۷

[47] النساء ۴/۲۹۔

[48] علی بن عمر (۳۰۶-۳۸۵ھج)، الدارقطنی، (دارابن حزم ،بیروت، (۱۴۳۲ھ) ص:۶۱۹۔

[49] النیشاپوری، کتاب الایمان۔ (سعودیه، بيت الافكار الدولية۱۹۹۸) ص: ۶۷ج:۱۔

[50] مولانا عبدالماجد دریا با دی ،(م:۱۹۷۷ء)"تفسیر ماجدی"(لاہور، پاک کمپنی)ص:۱۱۳۔

خاندانوں تک پہنچ جاتا ہے، جس سے لڑائیاں اور قتل تک نوبت آجاتی ہے۔اس طرح جوا پورے معاشرے کا امن اور سکون تباہ کر دیتا ہے اور انسان کو معاشرتی زندگی کے لطف سے محروم کر دیتا ہے۔

قمار معاشرے میں غربت پیدا کرنے کا سبب ہے

جوا معاشرے میں مالی مشکلات پیدا کرتا ہے۔اگر جوا کھیلنے والا شخص غریب ہے، تو وہ مزید غریب ہو جاتا ہے اور اس کا گھر مالی مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے۔اگر وہ متوسط یا امیر طبقے سے تعلق رکھتا ہے، تو بھی جیتنے کی صورت میں اس کی دولت کم ہو جاتی ہے۔جوا کی عادت انسان کو سنگین جرائم کی طرف مائل کر دیتی ہے، کیونکہ جب کسی کو جوا کی عادت لگ جائے، تو اسے چھڑانا مشکل ہوتا ہے۔وہ اپنی خواہشات پوری کرنے کے لیے چوری، ڈکیتی جیسے جرائم کی طرف رخ کرلیتا ہے، جس سے پورا معاشرہ متاثر ہوتا ہے۔[51]

قمار کی وجہ سے تقسیم دولت کا طبعی نظام موثر ہو جاتا ہے

جوا کی وجہ سے دولت پورے معاشرے میں پھیل کر نہیں رہتی، بلکہ یہ چند لوگوں کے پاس جمع ہو کر رہ جاتی ہے۔اسلام کا اصول یہ ہے کہ دولت کسی ایک خاندان یا خاص طبقے میں جمع نہ ہو، بلکہ وہ پورے معاشرے میں گردش کرتی رہے اور اس میں توازن برقرار رہے۔اس طرح دولت امیر اور غریب کے درمیان فرق کو کم کرتی ہے اور کسی ایک طرف دولت کا جھکاؤ نہیں ہونے دیتی۔[52]

جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے كَيۡ لَا يَكُونَ دُولَةَۢ بَيۡنَ ٱلۡأَغۡنِيَآءِ مِنكُمۡ۔[53]

تاکہ وہ مال صرف انہی کے درمیان گردش کرتا نہ رہ جائے جو تم میں دولت مند لوگ ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جوا کی وجہ سے معاشرے میں دولت کی تقسیم میں فرق آجاتا ہے۔دولت کچھ لوگوں کے پاس ہی جمع ہو کر رہ جاتی ہے، جس سے امیر لوگ اور امیر ہو جاتے ہیں، جبکہ غریب لوگ مزید غریب ہوتے جاتے ہیں۔

قمار کی وجہ سے عیاشی اور فضول خرچی کا دروازہ کھلتا ہے

جوا کی وجہ سے انسان میں فضول خرچی اور اسراف کی عادت پڑ جاتی ہے، کیونکہ جب انسان جوا کے ذریعے بغیر محنت کے پیسہ حاصل کرتا ہے، تو وہ اس پیسے کی قدر نہیں کرتا اور بے ضرورت خرچ کرتا ہے۔اس فضول خرچی اور عیاشی کی عادت کی وجہ سے وہ ایسی چیزیں خریدنے لگتا ہے جو اس کی ضروریات میں شامل نہیں ہوتیں۔ایسا شخص قناعت، صبر اور شکر جیسی اچھی صفات سے محروم ہو جاتا ہے۔

نتائج مقالہ

اس مقالے کی روشنی میں درجہ ذیل نتائج اخذ کئے گئے ہیں۔

- کھیل ایک جسمانی اور ذہنی سرگرمی ہے جسے تفریح، مشغولیت، صحت، اور مسابقت کے مقصد کے لیے کھیلا جاتا ہے۔لغت میں لعب کو بے مقصد یا غیر مفید سرگرمی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔
- اسلام میں کسی کھیل کو اس وقت حرام سمجھا جائے گا جب اس میں جوا کی صورت بن جائے یا اگر کھیل میں شرط لگانے کا عمل ہو جس کی وجہ سے جوا کا عنصر شامل ہو۔یعنی اگر کسی کھیل میں پیسوں یا کسی چیز پر شرط لگائی جائے اور وہ جوا بن جائے، تو وہ کھیل حرام ہو گا۔
- کھیلوں کی وہ تمام صورتیں جس میں غیر یقینی نتائج پر مال داؤ پر لگایا جاتا ہے جو شرعی طور پر جوا کہلاتا ہے، قطعی حرام ہے۔

---

[51] فضل الرحمن انڈھڑ، جوا اور اس کے انسان کی معاشی اور معاشرتی زندگی پر پڑنے والے اثرات اور اسلامی تعلیمات کا مطالعہ، AL-AʿJĀZ, Research Journal of Islamic Studies and Humanities، ۲۰۱۷۔

[52] ایضاً۔

[53] سورۃ الحشر ۵۹/۷۔